السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سواد اعظم سے ایک سوال

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک روایت میں یوں آیا ہے اتبعوا السواد الاعظم یعنی بڑی جماعت کی پیروی کیا کرو یہ روایت بحیثیت تنقید تو صحیح نہیں۔ مگر ہمیں یہاں اس کی تنقید سے بحث نہیں۔ بلکہ اس کی دلالت سے بحث ہے۔

آجکل بعض بعض رسالوں میں اس روایت کو مسئلہ تقلید پر دلیل بیان کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ مقلدین کی جماعت بہ نسبت غیر مقلدین کے بہت زیادہ ہے۔ اس لئے غیر مقلدین کو مقلدین کا اتباع کرنا چاہیے۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ سواد اعظم ہیں۔

یہ ہے تقریر دلیل کی جو مقلدین کی طرف سے بیان کی جاتی ہے۔ اس لئے اسی سواد اعظم سے اس حدیث کے متعلق چند سوال کیے جاتے ہیں۔ اُمید ہے وہ توجہ سے سنیں گے۔ خاص کر رسالہ ''سواد اعظم'' کے مصنف کا تو اولین فرض ہو گا کہ وہ ان سوالوں پر توجہ کریں۔

اتبعوا۔ صیغہ امر کا ہے۔ اس میں انتم ضمیر فاعل ہے۔ جس کے معنی ہیں۔ (تم لوگ) السواد الاعظم مفعول بہ ہے۔ اس لئے سوال ہے کہ فاعل سے کون لوگ مراد ہیں۔ اور مفعول بہ کون ہیں۔؟ اس سوال کے حل ہوجانے سے اس حدیث کے معنی حل ہوسکتے ہیں۔ آپ لوگ بے توجہی سے ان دونوں کو ایک کئے دیتے ہیں جو کسی طرح جائز نہیں ہے۔ سنیئے! آپ کی تقریر کے مطابق مطلب یہ ہوتا ہے کہ مقلدین سے سوال ہو کہ آپ کیوں مقلد بنے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ مقلدین ہم سواد اعظم ہیں۔ اور سواد اعظم کے اتباع کرنے کا حکم ہے۔ گویا کہ وہ خود ہی فاعل ہیں۔ اور خود ہی مفعول حالانکہ فاعل اور مفعول میں غیریت ہونی چاہیے۔ حدیث کے اصل معنی کیا ہیں ہم چاہتے تھے کہ اس سوال کے جواب کے بعد اس کے معنی بتائیں مگر خیال ہوا۔ کہ ناظرین کو انتظار ہوگا۔ اس لئے قبل جواب ہی معنی بتادیتے ہیں غور طلب بات یہ ہے کہ افراد امت میں تابع کون ہے۔ اور متبوع کون؟ جو لوگ تابع ہیں۔ ان کو حکم ہے۔ کہ متبوعین میں اختلاف ہو تو تم ان میں سے اکثر کی پیروی کیا کرو۔

قرآن مجید میں حکم ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ

یعنی اے مسلمانو! تم اللہ کی تابعداری کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے حکومت والوں کی اطاعت کرو۔ '' یہ آیت صاف طور پر امت کے دو گروہ بناتی ہیں۔ ایک برسر حکومت افراد دوم رعایا کے افراد برسر '' حکومت افراد شرعی اصطلاع میں ارباب حل وعقد کہتے ہیں۔ یا آج کل کی اصطلاح میں ایگزیکٹو کونسل نام رکھتے ہیں۔ ایگزیکٹو کونسل کو تمام مسائل حل کرنے کا اختیار ہے اس کے ممبران میں اختلاف ہو تو کثرت پر فیصلہ ہوتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح حدیث مذکور نے امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کو وہ تعلیم دی ہے کہ انتخاب خلیفہ ہو یا کوئی اور امر متعلق حکومت جس میں ارباب حل وعقد کا اختلاف ہو تو اس صورت میں تم سواد اعظم یعنی اکثر ممبران جس طرف ہوں اس کی پیروی کرو۔

ایسے سیاسی مضمون کی اصولی تعلیم کو مذہبی امور پر ڈھال کرنا حق وقت ضائع کیا جاتا ہے افسوس ہماری تشریح کے مطابق حدیث مذکور میں فاعل ومفعول دونوں الگ الگ رہتے ہیں مگر ہمارے بردران تقلید مسئلہ تقلید پر اس کو لگا کر جو مطلب نکالتے ہیں۔ اس معنی سے نہ فاعل مفعول سے تمیز ہوسکتی ہے۔ نہ مسائل کی تعین ہوتی ہے۔ نہ واقعات اس کی شہادت دیتے ہیں۔ کہ کسی مسائل میں واجب العمل تسلیم کیا گیا۔ دیکھیں ہمارے دوست ہمارے سوالات کے جوابات ک یا دیتے ہیں اور حدیث مذکور کا مطلب کیا بتاتے ہیں۔ (اہلحدیث 6 جمادی الثانی 8 ہجری)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری